ہفتہ وار رسالہ: 210
WEEKLY BOOKLET: 210

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" کی ایک قسط مع ترمیم و اضافہ

بنام

جُوئے میں جیتا ہوا مال

صفحات 17

- جُوا شیطانی کام ہے 04
- پرائز بانڈ کی پرچی اور پریمیم پرائز بانڈ 07
- موبائل میسیجز اور جُوا 07
- سود سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ 13

پیشکش:
المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 178 تا 194، 210 تا 214 سے لیا گیا ہے

جُوئے میں جیتا ہوا مال

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”جوئے میں جیتا ہوا مال“ پڑھ یا سُن لے، اُسے اور اُس کی آنے والی نسلوں کو جوئے کی بیماری سے محفوظ فرما کر رزقِ حلال پر قناعت عنایت فرما اور اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ علّامہ مَجدُ الدّین فیروز آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ سے منقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو اللہ پاک تم پر ایک فِرِشتہ مُقرَّر فرما دے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا۔ اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔ (القول البدیع، ص278)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

غیبت کرنے والا قابلِ رحم ہے!

ایک بُزُرگ رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے کہا: فُلاں شخص آپ کی اس قَدَر بُرائی بیان کرتا ہے کہ مجھے آپ پر رحم آتا ہے۔ فرمایا: ”قابلِ رحم تو وہ شخص خود ہے۔“
(تفسیر قُرطبی 8/242)

سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے بُزُرگوں کا اِخلاص واَخلاق صد کروڑ مرحبا! ان کی سوچ کی بھی کیا بات ہے! اپنی بے تحاشا بُرائیاں کرنے والے پر بھی غصّہ نہیں آرہا بلکہ دل مُطمئن ہے کہ

www.dawateislami.net

میرا اپنا کیا جاتا ہے! غیبت کرنے والا ہی نقصان اٹھاتا ہے اور وہ نادان ان معنوں میں قابلِ رحم ہی ہے کہ اپنی نیکیاں برباد کر رہا اور گنہگار ہو کر عذابِ نار کا حق دار قرار پا رہا ہے۔

دردِ سر ہو یا بخار آئے تڑپ جاتا ہوں میں جہنّم کی سزا کیسے سہوں گا یا رب!
عفْو کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یارب!

لُولے لنگڑے کی غیبت

تابِعی بُزُرگ حضرت سیِّدُنا مُعاوِیہ بن قُرّہ رحمۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: ''اگر تمہارے پاس سے کوئی لُنجا (یعنی لُولا یا لنگڑا) گزرے اور تم اُس کے لُنجا پَن کے عیب کا تذکرہ کرو تو یہ بھی غیبت ہے۔'' (تفسیر درمنثور، 7/ 571)

معلوم ہوا کہ کسی لُنجے کو بھی بِلا اجازتِ شرعی پیٹھ پیچھے لُنجا کہنا غیبت ہے اِسی طرح کسی کو ✱ لنگڑا ✱ گنجا ✱ اندھا ✱ کانا ✱ لُولا ✱ تُتلا ✱ ہکلا ✱ گونگا ✱ بہرا ✱ کُبڑا وغیرہ کہنا بھی غیبت ہے۔

جوئے کے کاروبار سے توبہ

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نَمازوں اور سُنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، سنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کیجئے، کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے نیک اعمال کے مطابِق عمل کر کے روزانہ جائزہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار گوش گُزار کرتا ہوں چُنانچِہ سوئی ڈویژن ڈیرہ بُگٹی (بلوچستان) کے ایک اسکول ٹیچر نے کچھ اس طرح حلفیہ تحریر دی ہے کہ ایک اسکول ٹیچر تَمبولا (ایک قسم کا کھیل جس میں پیسوں کا جُوا ہوتا ہے) کی

www.dawateislami.net

دُکان چلاتے تھے۔ 2004ء میں پاکستان کے صوبہ سندھ سطح پر صحرائے مدینہ (کراچی) میں ہونے والے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین دن کے سُنّتوں بھرے اِجتماع میں انہیں خوش قسمتی سے شرکت کی سعادت مل گئی آخر میں جب دعا ہوئی تو اُن پر رِقَّت طاری ہو گئی۔ انہوں نے سابِقہ تمام گناہوں سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ نَمازِ باجماعت پابندی سے ادا کرنے کی نیت کرلی۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! اجتِماع سے واپس آتے ہی تَمبولا کا کام یکسر ختم کردیا، داڑھی شریف رکھ لی اور اسکول میں درس بھی جاری کردیا اور دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ (برائے بالغان) میں قرآنِ پاک پڑھنا شروع کردیا۔

جُوا حرام ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے اجتِماعات کی بھی کیا بات ہے! اللہ کریم کی رحمت سے ان میں شریک ہونے والوں میں سے نہ جانے کتنے ہی دلوں میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو جاتا ہے، ان اِجتِماعات میں شرکت دونوں جہانوں کیلئے باعثِ سعادت ہے۔ ابھی آپ نے مَدَنی بہار سماعت فرمائی اِس میں تَمبولا کے کاروبار سے توبہ کا تذکرہ ہے۔ تَمبولا "جُوا" ہی کی ایک صورت ہے، جُوا میں ایک دوسرے کا مال ناحق کھایا جاتا ہے جو کہ شرعاً حرام ہے۔ جُوا کھیلنا، جوئے کا اڈّہ چلانا جوئے کے آلات بیچنا خریدنا سب اسلام میں حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ افسوس! آج کل مسلمانوں میں جُوا کافی عام ہے، جوئے کی ایسی بھی صورتیں ہیں کہ لوگ لاعلمی کی وجہ سے اُن میں مُبتلا ہو جاتے ہیں۔ لٰہذا اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ جوئے کے بارے میں کچھ معلومات حاصِل کرلیجئے۔

جُوا کھیلنا گناہ ہے

پارہ 2 سُورۃُ البَقَرَۃ کی آیت نمبر 219 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ؗ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ خزائنُ العرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھتے ہیں: جوئے میں کبھی مُفت کا مال ہاتھ آتا ہے اور گناہوں اور مَفسدوں (یعنی خرابیوں) کا کیا شُمار! عَقل کا زوال، غیرت و حَمِیَّت کا زَوال، عبادات سے محرومی لوگوں سے عداوتیں (یعنی دُشمنیاں) سب کی نظر میں خوار (یعنی ذلیل) ہونا دولت و مال کی اِضاعت (یعنی بربادی)۔ (خزائن العرفان، ص 73)

جُوا شیطانی کام ہے

پارہ 7 سورۃُ المائدہ کی آیت نمبر 90 تا 91 میں اللہ رَحمٰن کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے؟

حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ خزائنُ العرفان میں اس کے تحت لکھتے ہیں: اِس آیت میں شراب اور جُوئے کے نتائج اور وَبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خوری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بُغض اور

عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جواِن بدیوں (یعنی برائیوں) میں مُبتلا ہو وہ ذِکرِ الٰہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔(خزائن العرفان، ص236)

جُوا میں جیتا ہوا مال حرام ہے

پارہ2 سورۃُ البَقَرۃ کی آیت نمبر188 میں ارشادِ ربُّ العباد ہوتا ہے:

وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (پ2، البقرہ:188)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ خَزائنُ العرفان میں فرماتے ہیں: اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر یا چھین کر یا چوری سے یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے یا رشوت یا جھوٹی گواہی یا چُغلخوری سے یہ سب ممنوع و حرام ہے۔(خزائنُ العرفان، ص63)

گویا خنزیر کے خون اور گوشت میں ہاتھ ڈبویا

سرکارِ دوعالم، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جس نے نَردشیر (جُوا کھیلنے کا سامان) سے جُوا کھیلا تو گویا اُس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈُبویا۔

(ابن ماجہ، 4/ 231، حدیث:3763)

جُوئے کی دعوت دینے والا کفّارے میں صدَقہ کرے

حُضُور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا: ”آؤ! جُوا کھیلیں۔“ تو اُس (کہنے والے) کو چاہیئے کہ صدقہ کرے۔(صحیح مسلم، ص692، حدیث:4260) حضرت علّامہ یحیٰ بن شرف نَوَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: علما فرماتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے صدَقہ کرنے کا حکم اس لئے دیا ہے کہ اس شخص نے گناہ کی دعوت دی تھی، حضرت علّامہ خَطّابی رحمۃُ اللہِ علیہ نے کہا کہ جتنے پیسوں کا

www.dawateislami.net

جُوا کھیلنے کا کہا تھا اُتنے پیسوں کا صَدَقہ کرے مگر صحیح وہ ہے جو مُحَقِّقِین نے کہا ہے اور یہی حدیثِ پاک کا ظاہِر ہے کہ صَدَقہ کی کوئی مِقدار مُعَیَّن نہیں، آسانی سے جتنا صَدَقہ کر سکے کر دے۔ (شرح مسلم للنووی، 11/107)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 19 صَفْحَہ 646 پر فرماتے ہیں: سود اور چوری اور غصب اور جوئے کا روپیہ قطعی حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 19/646)

جُوا کی تعریف

جُوا کو عربی میں قِمار کہتے ہیں اس کی تعریف مُلاحَظہ فرمائیے: حضرت میر سیّد شریف جُرجانی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط ہو کہ مغلوب (یعنی ناکام ہونے والے) کی کوئی چیز غالِب (یعنی کامیاب ہونے والے) کو دی جائے گی یہ "قِمار" (یعنی جُوا) ہے۔ (التعریفات، 126)

جُوئے کی 6 صُورتیں

اے عاشقانِ رسول! آج کل دنیا میں جوئے کے نت نئے طریقے رائج ہیں، ان میں سے 6 یہ ہیں:

﴾1﴿ لاٹری

اس طریقۂ کار میں لاکھوں کروڑوں روپے کے انعامات کا لالچ دے کر لاکھوں ٹکٹ معمولی رقم کے بدلے فروخت کئے جاتے ہیں پھر قُرعَہ اندازی کے ذَرِیعے کامیاب ہونے والوں میں چند لاکھ یا چند کروڑ روپے تقسیم کر دیئے جاتے ہیں جبکہ بَقِیَّہ افراد کی رقم ڈوب جاتی ہے، یہ بھی جُوا ہی کی ایک صورت ہے جو کہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

www.dawateislami.net

﴿2﴾ پرائز بانڈ کی پرچی

حکومتِ پاکستان مختلف قیمتوں کے اِنعامی بانڈز بینک کے ذَرِیعے جاری کرتی ہے اور شیڈول کے مُطابِق ہر مہینے قُرعہ اندازی (LOTTERY) کے ذَرِیعے لاکھوں روپے کے اِنعامات خریداروں میں تقسیم کرتی ہے، جس کا اِنعام نہیں نکلتا اُس کی بھی رقم محفوظ رہتی ہے، وہ اسے جب چاہے کیش کرواسکتا ہے، یہ جائز ہے اور جُوئے میں داخِل نہیں۔ البتّہ چند قسموں کے پرائز بانڈز ایسے ہیں جنہیں ''پریمیَم پرائز بانڈ'' کہا جاتا ہے، اِن پر یقینی طور پر نفع مِلتا ہے، یہ سُود ہے اور اِن کی خرید و فروخت اور نفع شَرعاً جائز نہیں۔ (بعض اَوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ جن پرائز بانڈز کا لین دَین اوران پر اِنعام کی صورت جائز ہوتی ہے، ان کے متعلّق پالیسی تبدیل ہو جاتی ہے یا ان میں بھی کوئی غیر شَرعی معاملہ شامل کر دیا جاتا ہے، ایسی صورت میں اُس وَقت کی پالیسی کے مطابِق حکمِ شَرعی ہوگا۔ ایسے موقع پر مزید شرعی رہنمائی کے لیے ''دعوتِ اسلامی کے دارُالاِفتاء اہلِ سُنّت'' سے رابطہ کیجئے) یاد رہے! اِنعامی بانڈز کی پرچیوں کی خرید و فروخت، غیر قانونی ناجائز و حرام ہے کیونکہ بیچنے والا حکومت کی طرف سے جاری کردہ پرائز بانڈز اپنے ہی پاس رکھتا ہے (بلکہ بعض اوقات تو پرائز بانڈز بھی بیچنے والے کے پاس نہیں ہوتے) پرچی بیچنے والا خریدار کو قلیل (یعنی تھوڑی سی) رقم کے بدلے پرچی پر صرف ایک نمبر لکھ کر دے دیتا ہے کہ اگر اس نمبر پر انعام نکل آیا تو میں تمہیں اتنی رقم دوں گا۔ اِنعامی پرچی کا یہ کام بھی جُوا ہے کیونکہ اس میں انعام نہ نکلنے کی صورت میں خریدار کی رقم ڈوب جاتی ہے۔

﴿3﴾ موبائل میسجز اور جُوا

موبائل پر مختلف سُوالات پر مبنی میسجز (MESSAGES) بھیجے جاتے ہیں جس میں مَثَلاً کونسی ٹیم میچ جیتے گی؟ یا پاکستان کس دن بنا تھا؟ دُرُست جوابات دینے والوں کیلئے مختلف

www.dawateislami.net

اِنعامات رکھے جاتے ہیں، شرکت کرنے والے کے ”موبائل بیلنس“ سے قلیل رقم مَثَلاً دس روپے کٹ جاتی ہے، جن کا انعام نہیں نکلتا ان کی رقم ضائع ہو جاتی ہے، یہ بھی جُوا ہے جو کہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

﴿4﴾ مُعَمَّہ

اس میں ایک یا ایک سے زیادہ سُوالات حل کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں جس کا حل مُنتَظِمین کی مرضی کے مطابِق نکل آئے اُسے انعام دیا جاتا ہے، انعامات کی تعداد تین یا چار یا اس سے زائد بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا دُرست حل زیادہ تعداد میں نکلیں تو قُرعہ اندازی کے ذَرِیعے فیصلہ ہوتا ہے۔ اس کھیل میں بہُت سارے افراد شریک ہوتے ہیں، ان کی شرکت دو طرح سے ہوتی ہے: (1) مفت (2) معمولی فیس دے کر، اگر شُرَکا سے کسی قسم کی فیس نہ لی جائے تو اور کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہونے کی صورت میں اس انعام کا لینا جائز ہے۔ جس میں شرکا سے فیس لی جاتی ہے اُس میں انعام ملے یا نہ ملے رقم ڈوب جاتی ہے، یہ صورت جُوا کی ہے جو کہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

﴿5﴾ پیسے جمع کر کے قُرعہ اندازی کرنا

بعض افراد یا دوست آپس میں تھوڑی رقم جمع کر کے قُرعہ اندازی کرتے ہیں کہ جس کا نام نکلا ساری رقم اس کو ملے گی، یہ بھی جُوا ہے کیونکہ بَقِیَّہ افراد کی رقم ڈوب جاتی ہے۔ اِسی طرح بعض اوقات پیسے جمع کر کے کوئی کتاب یا دوسری چیز خریدی جاتی ہے کہ جس کا نام قرعہ اندازی میں نکل آیا اسے یہ کتاب دے دی جائے گی یہ بھی جُوا ہی ہے۔ یاد رہے کہ بعض کمپنیاں اپنی مَصنوعات خریدنے والوں کو قُرعہ اندازی کر کے اِنعامات دیتی ہیں یہ جائز ہے کیوں کہ اس میں کسی کی بھی رقم نہیں ڈوبتی۔

www.dawateislami.net

﴾6﴿ مختلف کھیلوں میں شرط لگانا

ہمارے یہاں مختلف کھیل مَثلاً گُھڑ دوڑ، کرکٹ، کَیرم ،بِلیرَڈ، تاش، شطرنج وغیرہ دو طرفہ شرط لگا کر کھیلے جاتے ہیں کہ ہارنے والا جیتنے والے کو اتنی رقم یا فُلاں چیز دے گا یہ بھی جوا ہے اور ناجائز و حرام۔ کیرم اور بِلیرَڈ کلب وغیرہ میں کھیلتے وَقت عُمُوماً یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ کلب کے مالک کی فیس ہارنے والا ادا کریگا، یہ بھی جُوا ہے۔ بعض "نادان" گھروں میں مختلف کھیلوں مَثلاً تاش یا لُوڈو پر دو طرفہ شرط لگا کر کھیلتے ہیں اور کم علمی کے باعث اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے وہ بھی سنبھل جائیں کہ یہ بھی جُوا ہے اور جُوا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

جوئے سے توبہ کا طریقہ

جُوا کھیلنے والا اگر نادم ہوا تو اُس کو چاہئے کہ بارگاہِ الٰہی میں سچّی توبہ کرے مگر جو کچھ مال جیتا ہے وہ بدستور حرام ہی رہے گا اس ضِمن میں رہنمائی کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس قدر مال جوئے میں کمایا محض حرام ہے۔ اور اس سے بَراءَت (یعنی نَجات) کی یِہی صورت ہے کہ جس جس سے جتنا جتنا مال جِیتا ہے اُسے واپس دے، یا جیسے بنے اُسے راضی کر کے مُعاف کرا لے۔ وہ نہ ہو تو اُس کے وارِثوں کو واپس دے، یا اُن میں جو عاقِل بالغ ہوں اُن کا حصّہ اُن کی رِضا مندی سے مُعاف کرا لے۔ باقیوں کا حصّہ ضَرور انہیں دے کہ اِس کی مُعافی ممکن نہیں، اور جن لوگوں کا پتا کسی طرح نہ چلے، نہ اُن کا، نہ اُن کے وَرَثہ کا، اُن سے جس قَدر جیتا تھا اُن کی نیّت سے خیرات کر دے، اگرچِہ (خود) اپنے (ہی) محتاج بہن بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں کو دے دے۔ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: غَرَض جہاں جہاں جس قَدَر یاد ہو سکے کہ

www.dawateislami.net

اِتنا مال فُلاں سے ہار جیت میں زیادہ پڑا تھا، اُتنا تو انہیں یا اُن کے وارِثوں کو دے، یہ نہ ہوں تو اُن کی نیّت سے تصدُّق (یعنی صدقہ) کرے، اور زیادہ پڑنے کے یہ معنٰی کہ مَثَلاً ایک شخص سے دس بار جُوا کھیلا کبھی یہ جیتا کبھی یہ، اُس (یعنی سامنے والے جواری) کے جیتنے کی (رقم کی) مقدار مَثَلاً سو روپے کو پہنچی، اور یہ (خود) سب دَفعہ کے مِلا کر سوا سو جیتا، تو سو سو برابر ہو گئے، پچیس اُس (یعنی سامنے والے جواری) کے دینے رہے۔ اِتنے ہی اسے واپس دے۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اور اسی پر قیاس کر لیجئے) اور جہاں یاد نہ آئے کہ (جُوا کھیلنے والے) کون کون لوگ تھے اور کتنا (مال جُوئے میں جیت) لیا، وہاں زیادہ سے زیادہ (مقدار کا) تخمینہ (تَخ۔مِی۔نَہ۔ یعنی اندازہ) لگائے کہ اِس تمام مدّت میں کس قَدَر مال جوئے سے کمایا ہو گا اُتنا مالِکوں (یعنی اُن نامعلوم جواریوں) کی نیّت سے خیرات کر دے، عاقِبت یونہی پاک ہو گی۔ وَاللّٰہُ اَعْلَم۔

(فتاوٰی رضویہ، 19/651)

فوت شدہ کی بُرائی کرنا بھی غیبت ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ماعِز اَسْلمی رضی اللہ عنہ کو جب رَجْم کیا گیا تھا، (یعنی زنا کی "حد" میں اتنے پتّھر مارے گئے کہ وفات پا چکے تھے) دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے، ایک نے دوسرے سے کہا: اسے تو دیکھو کہ اللہ پاک نے اس کی پردہ پوشی کی تھی مگر اس کے نفس نے نہ چھوڑا، رُجِمَ رَجْمَ الْکَلْبِ یعنی کُتّے کی طرح رَجم کیا گیا۔ حُضُورِ پُر نور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے سن کر سُکُوت فرمایا (یعنی خاموش رہے)۔ کچھ دیر تک چلتے رہے، راستے میں مَرا ہوا گدھا ملا جو پاؤں پھیلائے ہوئے تھا۔ سرکارِ والا تبار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ان دونوں شخصوں سے فرمایا: جاؤ اس مُردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انہوں نے عرض کی: یا نبیَّ اللہ! اسے کون کھائے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ جو تم نے اپنے بھائی کی

www.dawateislami.net

آبروریزی کی، وہ اس گدھے کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ (یعنی ماعز) اِس وَقت جنّت کی نَہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔
(ابو داود، 4/197، حدیث:4428)

''فُلاں نے خود کُشی کرلی'' یہ کہنا غیبت ہے

معلوم ہوا فوت شدہ لوگوں کی بُرائی کرنا بھی غیبت ہے۔ بعض اوقات بڑا صَبْر آزما مُعامَلہ ہوتا ہے۔ مثلاً ڈاکو، دہشت گرد، اپنے عزیز کے قاتل وغیرہ قتل کردیئے جائیں یا انہیں پھانسی لگادی جائے تو بعض اوقات لوگ غیبت کے گناہ میں پڑ ہی جاتے ہیں۔ اسی طرح خود کُشی کرنے والے مسلمان کے بارے میں بِلا اجازتِ شرعی یہ کہہ دینا کہ ''فُلاں نے خود کشی کی'' یہ غیبت ہے یوں ہی نام و پہچان کے ساتھ کسی مسلمان کی خود کُشی کی اخبار میں خبر بھی نہ لگائی جائے کہ اس سے مرنے والے کی غیبت بھی ہوتی اور اس کے ساتھ ساتھ مرحوم کے اہل وعیال کی عزّت پر بھی بَٹّا لگتا ہے۔ ہاں اس انداز میں تذکرہ کیا کہ پڑھنے یا سننے والے خود کشی کرنے والے کو پہچان ہی نہ پائے کہ وہ کون تھا تو حرج نہیں مگر یہ ذِہن میں رہے کہ نام نہ لیا مگر گاؤں، محلّہ، برادری، اوقات، خود کشی کا انداز وغیرہ بیان کرنے سے خود کشی کرنے والے کی شناخت ممکن ہے لہٰذا پہچان ہو جائے اِس انداز میں تذکرہ بھی غیبت میں شمار ہوگا۔ مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان خود کشی کرنے سے اسلام سے خارِج نہیں ہو جاتا اِس کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائے گی، اِس کیلئے دعائے مغفِرت بھی کریں گے، مرنے والے مسلمان کو بُرائی سے یاد کرنے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ اِس ضِمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم مُلاحَظہ ہوں: (1) اپنے مُردوں کو بُرا نہ کہو کیونکہ وہ اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کو پہنچ چکے ہیں۔ (بخاری، 1/470، حدیث:1393) (2) اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی بُرائیوں سے باز رہو۔ (ترمذی، 2/312، حدیث:1021) حضرتِ علّامہ محمد

www.dawateislami.net

عبدُ الرَّءُوف مُناوِی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: مُردے کی غیبت زندے کی غیبت سے بدتر ہے، کیونکہ زندہ شخص سے مُعاف کروانا ممکن ہے جبکہ مُردہ سے مُعاف کروانا ممکن نہیں۔
(فیض القدیر، 1/562، تحت الحدیث: 852)

غَسّال مُردے کی بُرائی بیان نہ کرے

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، "بہارِ شریعت" جلد اوّل صَفْحَہ 811 پر ہے: (میّت کو غسل دیتے وقت) جو اچّھی بات دیکھے مَثَلاً چہرہ چمک اٹھایا میّت کے بدن سے خوشبو آئی، تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بُری بات دیکھی، مَثَلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بدبو آئی یا صورت واعضا میں تَغَیُّر (تَ۔غَ۔یُّر) آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا جائز بھی نہیں کہ حدیث میں ارشاد ہوا: "اپنے مُردوں کی خوبیاں ذِکر کرو اور اس کی بُرائیوں سے باز رہو۔"

مرنے کے بعد بُلند آواز سے کلمہ پڑھا!

اگر کسی مسلمان نے مرتے وَقت بظاہر کلمہ نہ پڑھا اور کسی نے کہا کہ "اِس کو کلمہ نصیب نہیں ہوا" اُس نے اِس مرنے والے کی غیبت کی، اِس ضِمن میں ایک ایمان افروز حکایت مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچِہ حضرتِ علّامہ عبدُ الحَیّ لکھنوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے بُزُرگوں میں ایک وَلِیُّ اللہ یعنی مولانا محمد اظہارُ الحق لکھنوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے انتِقال کیا اور مرتے وَقت ان کی زَبان سے کلمہ نہ نکلا، لوگوں نے ان پر چادر ڈال دی اور تجہیز و تکفین کا انتِظام کیا، جب سب لوگ باہَر نکلے تو بعضوں نے بطورِ طَعن کے کہا کہ ظاہِر میں نہایت مُتَّقِی تھے اور مرتے وقت زَبان سے کلمہ بھی نہ نکلا، اس بات سے تمام حاضِرین کو رنج ہوا، اتنے میں مولانا مرحوم نے دونوں پاؤں کو سمیٹا اور بآوازِ بُلند کلمہ پڑھا، جب لوگوں کے کانوں میں آواز

www.dawateislami.net

پہنچی تو طعن کرنے والوں کو لوگوں نے مَطعُون کیا (یعنی بُرا بھلا کہا)۔ (غیبت کیا ہے، ص 19)

مرے ہوئے کافر کی غیبت

شارِحِ بخاری مُفتی شریفُ الحق اَمجدی رَحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: کُفّار کی بُرائی بیان کرنی جائز ہے اگرچِہ وہ مر گئے ہوں البتّہ اگر مرنے والے کفّار کے اہل و عیال مسلمان ہوں اور ان کے کافِر ماں باپ، اُصول (یعنی دادا وغیرہ) کی بُرائی کرنے سے انہیں اِیذا پہنچے تو اس سے بچنا ضَروری ہے کہ اب یہ اِیذائے مُسلِم ہے اور مسلمان کو ایذا دینا جائز نہیں۔

(نزہۃ القاری، 2/886)

شہا منڈلا رہی ہے موت سر پر پھر بھی میرا نفس
گناہوں کی طرف ہر دم ہے مائل یارسول اللہ

سُود سے بڑا گناہ کون سا ہے؟

ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صَحابۂ کِرام علیہِمُ الرِّضوان سے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پاک کے نزدیک سُود سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ صَحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضوان نے عرض کی: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعلَمُ یعنی اللہ پاک اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: بے شک اللہ پاک کے نزدیک سُود سے بڑھ کر گناہ ہے مسلمان کی عزّت کو حلال سمجھنا۔ پھر رسولِ اکرم نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیت کریمہ تِلاوت فرمائی:

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۵۸﴾ (پ22، الاحزاب:58)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں اُنھوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔

(شعب الایمان، 5/298، حدیث:6711)

www.dawateislami.net

اے عاشقانِ رسول! یقیناً مسلمان کی عزّت پر ہاتھ ڈالنا سُود جیسے گناہِ بد سے بھی بدترین ہے۔ اس ضِمن میں مزید تین فرامینِ مصطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مُلاحظہ فرمائیے:

مسلمان کی عزّت پر ہاتھ ڈالنا سود سے بڑا گناہ ہے

(1) آدمی کو ملنے والا سود کا ایک درہم اللہ کریم کے نزدیک چھتیس (36) بار زِنا کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور بے شک سُود سے بڑھ کر گناہ کسی مسلمان کی بے عِزّتی کرنا ہے۔
(ذم الغیبۃ، لابن ابی الدنیا، ص80، حدیث:36)

(2) سُود بَہَتَّر (72) گناہوں کا مجموعہ ہے اور ان میں سے ادنٰی ترین اپنی ماں سے زنا کرنے کی طرح ہے اور بے شک سُود سے بڑھ کر گناہ کسی مسلمان کی بے عزّتی کرنا ہے۔
(معجم اوسط، 5/227، حدیث:7151)

(3) بدترین سُود مسلمان کی آبرو میں ناحَق دست درازی ہے۔ (ابوداود، 4/353، حدیث:4876)

حدیثِ پاک نمبر 3 کے تَحت مُفَسّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی سُود خواری بدترین گناہ ہے جیسے ماں کے ساتھ کعبۂ مُعظّمہ میں زِنا کرنا، سود خوار کو اللہ رسول سے جنگ کرنے کا الٹی میٹم دیا گیا ہے، یہ تو مالی سُود کا حال ہے، مسلمان کی آبرو چُونکہ مال سے زیادہ عزیز اور قیمتی ہے اسی لئے مسلمان کی آبروریزی (غیبت وغیرہ کرکے)، اسے ذلیل کرنا بدترین سُود قرار دیا گیا۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/618)

بِالْیقین ایسے مسلماں ہیں بڑے ہی ناداں ۔۔۔ اہلِ اسلام کی غیبت جو کیا کرتے ہیں
جو ہیں سلطانِ مدینہ کے حقیقی عاشق ۔۔۔ غیبت و چُغلی و تُہمت سے بچا کرتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

مسلمان کی عزّت کی حفاظت کا ثواب

اے عاشقانِ رسول! آپ کے سامنے جب بھی کوئی آدمی کسی اسلامی بھائی کی خطایا اُس کے عیب کا تذکرہ اُس کی موجودگی میں یا پسِ پُشت (یعنی پیٹھ پیچھے) شروع کرے تو سننے میں اگر کوئی مَصلَحتِ شَرعی نہ ہو تو فوراً احتِرامِ مسلم کا لحاظ کرتے ہوئے ثوابِ آخرت کمانے کی نیّت سے اپنے اسلامی بھائی کی عزّت کی حفاظت کیجئے۔ سرکارِ دو جہاں شَہَنشاہِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: جو اپنے (مسلمان) بھائی کی پیٹھ پیچھے اُس کی عزّت کا تَحَفُّظ کرے تو اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اُسے جہنّم سے آزاد کر دے۔

(مسند امام احمد، 10/445، حدیث: 27680)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دُنیا میں اپنے بھائی کی عزّت کی حفاظت کی، اللہ پاک قیامت کے دن ایک فِرِشتہ بھیجے گا جو جہنّم سے اس کی حفاظت فرمائے گا۔

(ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص 131، حدیث: 105)

غیبت سے روکنے کے چار فضائل

مسلمان کی غیبت کرنے والے کو روکنے کی قُدرت ہونے کی صورت میں روک دینا واجِب ہے، روکنا ثوابِ عظیم اور نہ روکنا باعِثِ عذابِ اَلیم (یعنی دردناک عذاب کا باعث) ہے اس ضِمْن میں چار فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مُلاحَظہ فرمایئے:

(1) جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قادِر ہو اور مدد کرے، اللہ پاک دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا اور اگر باوُجودِ قدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ پاک دنیا اور آخِرت میں اسے پکڑے گا۔

(مصنف عبدالرزاق، 10/188، رقم: 20426)

www.dawateislami.net

(2)جو شخص اپنے بھائی کے گوشت سے اس کی غیبت (عدمِ موجودگی) میں روکے (یعنی مسلمان کی غیبت کی جارہی تھی اس نے روکا) تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اُسے جہنّم سے آزاد کر دے۔ (مشکاۃ، 3/70، حدیث:4981)

(3)جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے (یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا) تو اللہ پاک پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنّم کی آگ سے بچائے۔ اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿وَ كَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ۝﴾ "ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے ذِمّۂ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔" (پ21، الروم:47)

(شرح السنۃ، 6/494، حدیث:3422)

(4)جہاں مردِ مسلم کی ہَتکِ حُرمت (یعنی بے عزّتی) کی جاتی ہو اور اس کی آبروریزی کی جاتی ہو ایسی جگہ جس نے اُس کی مدد نہ کی (یعنی یہ خاموش سنتا رہا اور اُن کو منع نہ کیا) تو اللہ پاک اس کی مدد نہیں کرے گا جہاں اِسے پسند ہو کہ مدد کی جائے اور جو شخص مردِ مسلم کی مدد کرے گا ایسے موقع پر جہاں اُس کی ہَتکِ حُرمت (یعنی بے عزّتی) اور آبروریزی کی جارہی ہو، اللہ پاک اُس کی مدد فرمائے گا ایسے موقع پر جہاں اسے محبوب (یعنی پسند) ہے کہ مدد کی جائے۔ (ابوداود، 4/355، حدیث:4884)

غیبت کرنے والے کے سامنے تعریف

ہمارے اَسلاف رحمۃُ اللہِ علیہم کسی سے مسلمان کی غیبت سنتے تو اُسے فوراً ٹوکتے اور ان کا انداز بھی کتنا حَسین ہوتا! چُنانچہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ کی مجلس میں ایک شخص نے سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی غیبت کی تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: اے شخص! تُو امام کے عیب کیوں بیان کرتا ہے! ان کی شان تو یہ تھی کہ

www.dawateislami.net

پینتالیس (45) سال تک ایک وُضو سے پانچوں وَقت کی نَماز ادا کرتے رہے۔
(الخیرات الحسان، ص 117، ردالمحتار، 1/150)

غیبت کرنے والے سے پیچھا چُھڑانے کا طریقہ

اے عاشقانِ اَولیا! ہمارے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کا گناہوں بھری غیبت سننے سے بچنے کا جذبہ مرحبا! کاش! صد کروڑ کاش! ہمارا یہ ذِہن بن جائے کہ جُوں ہی کسی مسلمان کا مَنفی (NEGATIVE) تذکرہ نکلے فوراً خبردار ہو جایئے اور غور کیجئے، اگر وہ تذکرہ غیبت پر مَبنی یا غیبت کی طرف لے جانے والا ہو تو فوراً اِس سے باز آجایئے، اگر کوئی اور آدمی یہ گُفتگو کرنے لگا ہو تو اُس کو مناسِب طریقے پر روک دیجئے، اگر وہ باز نہ آئے تو وہاں سے اُٹھ جایئے، اگر اُسے روکنا یا اپنا وہاں سے ہٹنا ممکن نہ ہو تو دل میں بُرا جانیئے، ترکیب سے بات بدل دیجئے اُس گُفتگو میں دلچسپی مت لیجئے، مَثَلاً اِدھر اُدھر دیکھنے لگ جایئے، منہ پر بیزاری کے آثار لایئے، بار بار گھڑی دیکھ کر اُکتاہٹ کا اِظہار فرمایئے، ممکن ہو تو اِستنجا خانے کا کہہ کر ہی اٹھ جایئے اور پھر آپ کا کہا جھوٹ نہ ہو جائے اس لئے استنجا بھی کر لیجئے۔ "غیبت گاہ" میں حاضِر رہنے کے بجائے مجبوراً اِستنجا خانے میں وقت گُزارنا بَہُت مناسِب عمل ہے اِن شاءَاللہ اس پر بھی ثواب ملے گا۔

اَخلاق ہوں اچّھے مِرا کردار ہو سُتھرا محبوب کے صدقے میں مجھے نیک بنا دے
(وسائلِ بخشش، ص115)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

لقمۂ حرام کی نحوست

مُکاشَفَۃُ القُلوب میں ہے: آدمی کے پیٹ میں جب لقمۂ حرام پڑا تو زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اُس پر لعنت کرے گا جب تک اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں (یعنی پیٹ میں حرام لقمے کی موجودگی میں) موت آ گئی تو داخلِ جہنّم ہو گا۔

(مُکاشَفَۃُ القُلوب، ص10)

978-969-722-197-4
01082205

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net